https://www.afkareislami.com

(٦١) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰى كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ، وَ هُوَ عَامِلُهٗ عَلٰى هِيْتٍ، يُنْكِرُ عَلَيْهِ تَرْكَهٗ دَفْعَ مَنْ يَّجْتَازُ بِهٖ مِنْ جَيْشِ الْعَدُوِّ طَالِبًا لِّلْغَارَةِ:

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ تَضْيِيْعَ الْمَرْءِ مَا وُلِّيَ وَ تَكَلُّفَهٗ مَا كُفِيَ، لَعَجْزٌ حَاضِرٌ وَّ رَاْیٌ مُّتَبَّرٌ، وَ اِنَّ تَعَاطِيَكَ الْغَارَةَ عَلٰۤى اَهْلِ قِرْقِيْسِيَا، وَ تَعْطِيْلَكَ مَسَالِحَكَ الَّتِیْ وَلَّيْنَاكَ، لَيْسَ بِهَا مَنْ يَّمْنَعُهَا، وَ لَا يَرُدُّ الْجَيْشَ عَنْهَا لَرَاْیٌ شَعَاعٌ، فَقَدْ صِرْتَ جِسْرًا لِّمَنْ اَرَادَ الْغَارَةَ مِنْ اَعْدَآئِكَ عَلٰۤى اَوْلِيَآئِكَ، غَيْرَ شَدِيْدِ الْمَنْكِبِ، وَ لَا مَهِيْبِ الْجَانِبِ، وَ لَا سَادٍّ ثُغْرَةً، وَ لَا كَاسِرٍ شَوْكَةً، وَ لَا مُغْنٍ عَنْ اَهْلِ مِصْرِهٖ، وَ لَا مُجْزٍ عَنْ اَمِيْرِهٖ.

-----☆☆-----

مکتوب (۶۱)

والیٔ ہیت کمیل ابن زیاد نخعی کے نام۔ اس میں ان کے اس طرز عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے کہ جب دشمن کی فوجیں لوٹ مار کے قصد سے ان کے علاقہ کی طرف سے گزریں تو انہوں نے ان کو روکا نہیں۔

آدمی کا اس کام کو نظر انداز کر دینا کہ جو اُسے سپرد کیا گیا ہے اور جو کام اس کے بجائے دوسروں سے متعلق ہے اس میں خواہ مخواہ کو گھسنا ایک کھلی ہوئی کمزوری اور تباہ کن فکر ہے۔ تمہارا اہل قرقیسیا پر دھاوا بول دینا اور اپنی سرحدوں کو خالی چھوڑ دینا جبکہ وہاں نہ کوئی حفاظت کرنے والا ہے نہ دشمن کی سپاہ کو روکنے والا ہے، ایک پریشان خیالی کا مظاہرہ تھا۔ اس طرح تم اپنے دشمنوں کیلئے پل بن گئے جو تمہارے دوستوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں، اس عالم میں کہ نہ تمہارے بازوؤں میں توانائی ہے، نہ تمہارا کچھ رعب و دبدبہ ہے، نہ تم دشمن کا راستہ روکنے والے ہو، نہ اس کا زور توڑنے والے ہو، نہ اپنے شہر والوں کے کام آنے والے ہو اور نہ اپنے امیر کی طرف سے کوئی کام انجام دینے والے ہو۔

--☆☆--

(٦٢) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰۤى اَهْلِ مِصْرَ مَعَ مَالِكِ الْاَشْتَرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمَّا وَلَّاهُ اِمَارَتَهَا:

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ نَذِيْرًا لِّلْعٰلَمِيْنَ، وَ مُهَيْمِنًا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، فَلَمَّا مَضٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنَازَعَ الْمُسْلِمُوْنَ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ.

مکتوب (۶۲)

جب مالک اشتر کو مصر کا حاکم تجویز فرمایا تو ان کے ہاتھ اہلِ مصر کو بھیجا:

اللہ سبحانہ نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں کا (ان کی بداعمالیوں کی پاداش سے) ڈرانے والا اور تمام رسولوں پر گواہ بنا کر بھیجا۔ پھر جب[۱] رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو ان کے بعد مسلمانوں نے خلافت کے بارے میں کھینچا تانی شروع کر دی۔

https://www.afkareislami.com

فَوَاللهِ! مَا كَانَ يُلْقٰى فِیْ رُوْعِیْ وَ لَا يَخْطُرُ بِبَالِیْ اَنَّ الْعَرَبَ، تُزْعِجُ هٰذَا الْاَمْرَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ﷺ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ لَاۤ اَنَّهُمْ مُنَحُّوْهُ عَنِّیْ مِنْۢ بَعْدِهٖ، فَمَا رَاعَنِیْۤ اِلَّا انْثِيَالُ النَّاسِ عَلٰى فُلَانٍ يُّبَايِعُوْنَهٗ.

اس موقع پر بخدا! مجھے یہ کبھی تصور بھی نہیں ہوا تھا اور نہ میرے دل میں یہ خیال گزرا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عرب خلافت کا رخ ان کے اہل بیت علیہم السلام سے موڑ دیں گے، اور نہ یہ کہ ان کے بعد اسے مجھ سے ہٹا دیں گے۔ مگر ایک دم میرے سامنے یہ منظر آیا کہ لوگ فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے دوڑ پڑے۔

فَاَمْسَكْتُ يَدِیْ حَتّٰى رَاَيْتُ رَاجِعَةَ النَّاسِ قَدْ رَجَعَتْ عَنِ الْاِسْلَامِ، يَدْعُوْنَ اِلٰى مَحْقِ دِيْنِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَخَشِيْتُ اِنْ لَّمْ اَنْصُرِ الْاِسْلَامَ وَ اَهْلَهٗ اَنْ اَرٰى فِيْهِ ثَلْمًا اَوْ هَدْمًا، تَكُوْنُ الْمُصِيْبَةُ بِهٖ عَلَیَّ اَعْظَمَ مِنْ فَوْتِ وِلَايَتِكُمُ الَّتِیْ اِنَّمَا هِیَ مَتَاعُ اَيَّامٍ قَلَآئِلَ، يَزُوْلُ مِنْهَا مَا كَانَ كَمَا يَزُوْلُ السَّرَابُ، اَوْ كَمَا يَتَقَشَّعُ السَّحَابُ، فَنَهَضْتُ فِیْ تِلْكَ الْاَحْدَاثِ، حَتّٰى زَاحَ الْبَاطِلُ وَ زَهَقَ، وَ اطْمَاَنَّ الدِّيْنُ وَ تَنَهْنَهَ.

ان حالات میں میں نے اپنا ہاتھ روکے رکھا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ مرتد ہونے والے اسلام سے مرتد ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو مٹا ڈالنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ اب میں ڈرا کہ اگر کوئی رخنہ یا خرابی دیکھتے ہوئے میں اسلام اور اہل اسلام کی مدد نہ کروں گا تو یہ میرے لئے اس سے بڑھ کر مصیبت ہوگی جتنی یہ مصیبت کہ تمہاری یہ حکومت میرے ہاتھ سے چلی جائے جو تھوڑے دنوں کا اثاثہ ہے، اس میں کی ہر چیز زائل ہو جائے گی، اس طرح جیسے سراب بے حقیقت ثابت ہوتا ہے یا جس طرح بدلی چھٹ جاتی ہے۔ چنانچہ میں ان بدعتوں کے ہجوم میں اٹھ کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ باطل دب کر فنا ہو گیا اور دین محفوظ ہو کر تباہی سے بچ گیا۔

[وَ مِنْهُ]

[اسی خط کا ایک حصہ یہ ہے]

اِنِّیْ وَ اللهِ! لَوْ لَقِيْتُهُمْ وَاحِدًا وَ هُمْ طِلَاعُ الْاَرْضِ كُلِّهَا، مَا بَالَيْتُ وَ لَا اسْتَوْحَشْتُ، وَ اِنِّیْ مِنْ ضَلَالِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ، وَ الْهُدَى الَّذِیْۤ اَنَا عَلَيْهِ، لَعَلٰى بَصِيْرَةٍ مِّنْ نَّفْسِیْ، وَ يَقِيْنٍ مِّنْ رَّبِّیْ، وَ اِنِّیْۤ اِلٰى لِقَآءِ اللهِ وَ حُسْنِ ثَوَابِهٖ، لَمُنْتَظِرٌ رَّاجٍ، وَ لٰكِنَّنِیْۤ اٰسٰى اَنْ يَّلِیَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سُفَهَآؤُهَا وَ فُجَّارُهَا،

بخدا! اگر میں تن تنہا ان سے مقابلہ کیلئے نکلوں اور زمین کی ساری وسعتیں ان سے چھلک رہی ہوں، جب بھی میں پروا نہ کروں اور نہ پریشان ہوں۔ اور میں جس گمراہی میں وہ ہیں اور جس ہدایت پر میں ہوں، اس کے متعلق پوری بصیرت اور اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے یقین رکھتا ہوں، اور میں اللہ کے حضور میں پہنچنے کا مشتاق اور اس کے حسن ثواب کیلئے دامن امید پھیلائے ہوئے منتظر ہوں۔ مگر مجھے اس کی فکر ہے کہ اس قوم پر حکومت کریں بدمغز اور بدکردار لوگ اور وہ اللہ

https://www.afkareislami.com

فَيَتَّخِذُوا مَالَ اللهِ دُوَلًا، وَ عِبَادَهُ خَوَلًا، وَ الصّٰلِحِيْنَ حَرْبًا، وَ الْفَاسِقِيْنَ حِزْبًا، فَاِنَّ مِنْهُمُ الَّذِيْ قَدْ شَرِبَ فِيْكُمُ الْحَرَامَ، وَ جُلِدَ حَدًّا فِي الْاِسْلَامِ، وَ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُسْلِمْ، حَتّٰى رُضِخَتْ لَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ الرَّضَآئِخُ، فَلَوْ لَا ذٰلِكَ مَآ اَكْثَرْتُ تَاْلِيْبَكُمْ وَ تَاْنِيْبَكُمْ، وَ جَمْعَكُمْ وَ تَحْرِيْضَكُمْ، وَ لَتَرَكْتُكُمْ اِذْ اَبَيْتُمْ وَ وَنَيْتُمْ.

کے مال کو اپنی املاک اور اس کے بندوں کو غلام بنالیں، نیکوں سے برسرِ پیکار رہیں اور بدکرداروں کو اپنے جتھے میں رکھیں، کیونکہ ان میں بعض[2] کا مشاہدہ تمہیں ہو چکا ہے کہ اس نے تمہارے اندر شراب نوشی کی اور اسلامی حد کے سلسلہ میں اسے کوڑے لگائے گئے، اور ان میں ایسا شخص بھی ہے جو اس وقت تک اسلام نہیں لایا جب تک اسے آمدنیاں نہیں ہوئیں۔ اگر اس کی فکر مجھے نہ ہوتی تو میں اس طرح تمہیں (جہاد پر) آمادہ نہ کرتا، نہ اس طرح جھنجھوڑتا، نہ تمہیں اکٹھا کرنے اور شوق دلانے کی کوشش کرتا، بلکہ تم سرتابی اور کوتاہی کرتے تو تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیتا۔

اَلَا تَرَوْنَ اِلٰۤى اَطْرَافِكُمْ قَدِ انْتَقَصَتْ؟ وَ اِلٰۤى اَمْصَارِكُمْ قَدِ افْتُتِحَتْ؟ وَ اِلٰى مَمَالِكِكُمْ تُزْوٰى؟ وَ اِلٰى بِلَادِكُمْ تُغْزٰى؟. اِنْفِرُوْا رَحِمَكُمُ اللهُ اِلٰى قِتَالِ عَدُوِّكُمْ، وَ لَا تَثَّاقَلُوْۤا اِلَى الْاَرْضِ، فَتُقِرُّوْا بِالْخَسْفِ، وَ تَبُوْٓءُوْا بِالذُّلِّ، وَ يَكُوْنَ نَصِيْبُكُمُ الْاَخَسَّ، وَاِنَّ اَخَا الْحَرْبِ الْاَرِقُ، وَمَنْ نَّامَ لَمْ يُنَمْ عَنْهُ، وَالسَّلَامُ.

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہارے شہروں کے حدود (روز بروز) کم ہوتے جا رہے ہیں اور تمہارے ملک کے مختلف حصوں پر قبضہ کیا جا رہا ہے، تمہاری ملکیتیں چھن رہی ہیں اور تمہارے شہروں پر چڑھائیاں ہو رہی ہیں۔ خدا تم پر رحم کرے! اپنے دشمنوں سے لڑنے کیلئے چل پڑو اور سست ہو کر زمین سے چمٹے نہ رہو۔ ورنہ یاد رکھو کہ ظلم و ستم سہتے رہو گے اور ذلت میں پڑے رہو گے اور تمہارا حصہ انتہائی پست ہوگا۔ سنو! جنگ آزما ہوشیار و بیدار رہا کرتا ہے اور جو سو جاتا ہے دشمن اس سے غافل ہو کر سویا نہیں کرتا۔ والسلام۔

-----☆☆-----

[1] پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ نے امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں «هٰذَا اَخِيْ وَ وَصِيِّيْ وَ خَلِيْفَتِيْ فِيْكُمْ»[1]: (یہ میرا بھائی، میرا وصی اور تم لوگوں میں میرا جانشین ہے) اور حجۃ الوداع سے پلٹتے ہوئے غدیر خم کے مقام پر «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ»[2] فرما کر نیابت و جانشینی کا مسئلہ طے کر دیا تھا، جس کے بعد کسی جدید انتخاب کی ضرورت ہی نہ تھی اور نہ یہ تصور و خیال کیا جا سکتا تھا کہ اہلِ مدینہ انتخاب کی ضرورت محسوس کریں گے۔ مگر کچھ اقتدار پرست افراد نے ان واضح ارشادات کو اس طرح نظر انداز کر دیا کہ گویا ان کے کان کبھی ان سے آشنا

[1] تفسیر البغوی، ج ۳، ص ۴۸۱۔

[2] سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۴۵، حدیث ۱۲۱۔

https://www.afkareislami.com

ہوئے ہی نہ تھے اور انتخاب کو اس درجہ ضروری سمجھا کہ تجہیز و تکفین پیغمبرؐ کو چھوڑ چھاڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے اور جمہوریت کے نام پر حضرت ابو بکر کو خلیفہ منتخب کر لیا۔

یہ موقع امیر المومنین علیہ السلام کیلئے انتہائی کشمکش کا تھا۔ کیونکہ ایک طرف کچھ مفاد پرست لوگ یہ چاہ رہے تھے کہ آپؑ شمشیر بکف میدان میں اتر آئیں اور دوسری طرف آپؑ یہ دیکھ رہے تھے کہ وہ عرب جو اسلام کی طاقت سے مرعوب ہو کر اسلام لائے تھے، مرتد ہوتے جا رہے ہیں اور مسیلمہ کذاب و طلیحہ ابن خویلد قبیلوں کے قبیلوں کو گمراہی کی طرف جھونک رہے ہیں۔ ان حالات میں اگر خانہ جنگی شروع ہو گئی اور مسلمانوں کی تلواریں مسلمانوں کے مقابلے میں بے نیام ہو کر نکل آئیں تو ارتداد و نفاق کی قوتیں مل کر اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیں گی۔ اس لئے آپؑ نے جنگ پر وقتی سکوت کو ترجیح دی اور وحدت اسلامی کو برقرار رکھنے کیلئے تلوار کا سہارا لینے کے بجائے خاموشی کے ساتھ احتجاج کافی سمجھا۔ کیونکہ آپؑ کو ظاہری اقتدار اتنا عزیز نہ تھا جتنی ملت کی فلاح و بہبود عزیز تھی اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کے سدباب اور فتنہ پردازوں کے عزائم کو ناکام بنانے کیلئے اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ آپؑ اپنے حق سے دستبردار ہو کر جنگ کو ہوا نہ دیں اور یہ بقائے ملت و اسلام کے سلسلہ میں اتنا بڑا کارنامہ ہے جس کا تمام فرق اسلامیہ کو اعتراف ہے۔

۲ے شراب نوشی کرنے والے سے مراد ''ولید ابن عقبہ'' ہے جس نے کوفہ میں شراب پی اور نشہ کی حالت میں نماز پڑھائی اور اس کی پاداش میں اسے کوڑے لگائے گئے۔ چنانچہ ابن ابی الحدید نے ابو الفرج اصفہانی سے نقل کیا ہے کہ:

كَانَ الْوَلِيْدُ زَانِيًا يَّشْرَبُ الْخَمْرَ، فَشَرِبَ بِالْكُوفَةِ وَ قَامَ لِيُصَلِّيَ بِهِمُ الصُّبْحَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَزِيْدُكُمْ؟.

ولید بدکار اور شراب خوار تھا۔ اس نے کوفہ میں شراب پی اور مسجد جامع میں لوگوں کو صبح کی نماز (دو رکعت کے بجائے) چار رکعت پڑھا دی۔ پھر ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ: اگر تم چاہو تو کچھ اور بڑھا دوں؟۔ (شرح ابن ابی الحدید، ج ۴، ۱۹۳)

اور مالی انتفاع کی وجہ سے ایمان لانے والے سے مراد ''معاویہ'' ہے کہ جو صرف دنیوی انتفاعات کی وجہ سے اپنا رشتہ اسلام سے جوڑے ہوئے تھا۔

☆☆☆☆☆